حوالہ نمبر: 10574/47	فتویٰ نمبر: 71420/60		مجیب: سیف اللہ تونسوی
مفتی: مفتی محمد	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: نماز کا بیان	باب: نماز کے متفرق مسائل		تاریخ: 26-01-2021

دورانِ ڈیوٹی نماز باجماعت

گورنمنٹ اسکولوں میں اساتذہ کرام ٹائم ٹیبل کے لحاظ سے کلاس لیتے ہیں اور اسکول میں ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ بعض اوقات دو تین جماعتیں بھی ہوتی ہیں، تاہم کبھی کبھار یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ کسی استاد کی آخری دو تین کلاسیں مسلسل ہوتی ہیں جس کی وجہ سے اسے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا موقعہ نہیں ملتا۔

کیا اس استاد کے لئے کلاس چھوڑ کر باجماعت فرض نماز پڑھنے کی شرعا اجازت ہے کہ نہیں؟ اور کیا فرائض کے ساتھ ساتھ سنن مؤکدہ بھی پڑھ سکتا ہے کہ نہیں؟ یا وہ کلاسیں لے کر پھر انفرادا نماز پڑھے؟

2۔ سکول میں اگر کسی وجہ سے وقفہ / بریک نہ ہوتا ہو اور اساتذہ نے اپنے لئے چائے پینے کیلئے ایک مقررہ وقت مقرر کیا ہو اور بعض اساتذہ کو کلاسوں کی وجہ سے چائے پینے کا موقعہ نہ ملتا ہو تو کیا وہ اساتذہ چائے پینے کیلئے کلاسیں چھوڑ کر آسکتے ہیں؟

3۔ اسی طرح اساتذہ کیلئے پانی پینے اور طبعی ضرورت (استنجاوغیرہ) کیلئے کلاس درمیان میں چھوڑ کر جانے کی اجازت ہے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

1- اسکول کے ملازمین کی حیثیت فقہی اصطلاح میں "اجیر خاص" کی ہے۔ وہ محکمہ تعلیم کی جانب سے دی گئی ہدایات کی روشنی میں طے کردہ پورے وقت میں مقررہ جگہ پر پڑھانے کے پابند ہیں، البتہ نماز جیسے اہم فریضہ کی ادئیگی کے لیے اسکول انتظامیہ کو وقفہ ضرور دینا چاہیے، تاہم اگر انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے ایک ساتھ سب کو وقفہ نہ دیا جاتا ہو تو آپ کے اسکول میں چونکہ ظہر کی نماز کی ایک سے زیادہ جماعتیں بھی ہوتی ہیں اس لیے اساتذہ کرام کو ایسی ترتیب بنانی چاہیے جس میں طلبہ کا تعلیمی حرج کم سے کم ہو اور نماز باجماعت ادا ہو جائے، مثلاً جس وقت جس کلاس کے طلبہ نماز پڑھیں ان کے اساتذہ بھی اسی وقت پڑھ لیں، اسی طرح اگر اسکول ٹائم میں مسلسل کلاسیں ہوں اور چھٹی کے بعد محلے کی مسجد میں باجماعت نماز میں شرکت ممکن ہو تو اس میں شرکت کرنی چاہیے، تاہم اگر دوران کلاس نماز پڑھنے کے علاوہ جماعت ملنے کی کوئی صورت نہ ہو تو اسکول میں ہونے والی

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن ALMUFTI ONLINE

جماعت میں شرکت کرنی چاہیے اور سنت مؤکدہ بھی پڑھنی چاہییں، البتہ نوافل اور طویل اذکار وادعیہ سے اجتناب کرنا چاہیے۔

2-اساتذہ کرام کا کلاس چھوڑ کر چائے پینے کے لیے جانا درست نہیں۔

3۔ اساتذہ کرام کو اپنی طبعی ضروریات پوری کر کے کلاس میں آنا چاہیے تاہم اس اہتمام کے باوجود اگر ضرورت پڑ جائے تو پانی وغیرہ پی سکتے ہیں اور طبعی ضرورت (قضائے حاجت وغیرہ) کے لیے بھی باہر جاسکتے ہیں۔

شرح مجلة الأحكام العدلية لسليم رستم باز (236/1، رقم المادة: 422، مكتبه حنفيه)

"الأجير على قسمين: الأوّل الأجير الخاص، وهو الذى استوجر على أن يعمل للمستأجر فقط، كالخادم مشاهرةً عملاً موقتاً بمدة معلومة."

المحيط البرهاني في الفقه النعماني (410/7)

وفي "فتاوى الفضل": إذا استأجر رجلا يوما العمل كذا فعليه أن يعمل ذلك العمل إلى تمام المدة، ولا يشتغل بشيء آخر سوى المكتوبة. وفي "فتاوي أهل سمر قند": وقد قال بعض مشايخنا: إن له أن يؤدي السنة أيضا، واتفقوا أنه لا يبتدئ [يؤدي] نفلا وعليه الفتوى، وفي غريب الرواية قال أبو علي الدقاق: المستأجر لا يمنع الأجير في المصر من إتيان الجمعة ويسقط من الأجر بقدر اشتغاله بذلك إن كان بعيدا، وإن كان قريبا لم يحط عنه شيء من الأجر، فإن كان بعيدا فاشتغل قدر ربع النهار حط عنه ربع الأجر، وإن قال الأجير حط من الربع مقدار اشتعاله بالصلاة لم يكن له ذلك، ثم قال: تحتمل أن يتحمل من الربع مقدار اشتغاله بالصلاة.

الدر المختار مع حاشية ابن عابدين (70/6):

[قال العلامة الحصكفي رحمه الله]

وليس للخاص أن يعمل لغيره، ولو عمل نقص من أجرته بقدر ما عمل فتاوى النوازل.

[قال العلامة ابن عابدين رحمه الله]

"قوله: وليس للخاص أن يعمل لغيره) بل ولا أن يصلي النافلة. قال في التتارخانية: وفي فتاوى الفضلي وإذا استأجر رجلا يوما يعمل كذا فعليه أن يعمل ذلك العمل إلى تمام المدة ولا يشتغل بشيء آخر سوى المكتوبة وفي فتاوى سمر قند: وقد قال بعض مشايخنا له أن يؤدي السنة أيضا. واتفقوا أنه لا يؤدي نفلا وعليه الفتوى".

واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم

سیف اللہ تونسوی

دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی

12/جمادی الاخری 1442ھ

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE